

مقام امامت امام صادقؑ کی نگاہ میں

<"xml encoding="UTF-8?">

مقام امامت امام صادقؑ کی نگاہ میں

ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام کی علمی شخصیت کی تاثیر آج بھی مختلف علوم میں اتنی واضح ہے کہ حتی مخالفین نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے۔

وہ فرصت زمانی کہ جو امام صادقؑ کے دور امامت میں ایجاد ہوئی کہ جس میں حکومت بنی امیہ زائل اور حکومت بنی عباس قائم ہو رہی تھی، اس فرصت میں علمی محافل اور علمی ماحول مدینہ کی پاک سرزمین پر قائم ہو چکا تھا۔ اس فرصت میں امام صادقؑ نے ان علمی محافل میں خالص معارف اہل بیت کو منتشر کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے۔ امام صادقؑ کی علمی محافل میں ہر عقیدے، تفکر، رنگ، نسل اور زبان کے افراد دور دراز کے شہروں سے حاضر ہوا کرتے تھے، جیسے محمد ابن مسلم، زرارہ ابن اعین اور ہشام ابن حکم وغیرہ، ان علمی محافل میں بعض افراد ایسے حاضر ہوتے تھے کہ جو حتی راہ اہل بیت سے دور تھے اور جنکا رابطہ و تعلق اہل بیت سے اچھا نہ تھا جیسے ابو حنیفہ اور مالک ابن انس وغیرہ۔ امام صادقؑ کی نگاہ میں مقام امامت ایسی اہم بحث ہے کہ جو قابل ذکر اور قابل توجہ ہے۔

اس موضوع کے بارے میں مختلف کتب میں متعدد روایات کا ذکر ہونا، اہل بیت کے نزدیک اس موضوع کی اہمیت پر واضح دلیل ہے۔ اس تحریر میں مختصر طور پر اس اہم موضوع کے بارے میں مطالب کو ذکر کیا جا رہا ہے: ضرورت امامت:

ایک نورانی روایت میں امام صادق سلام اللہ علیہ نے ہر زمانے میں امام کی ضرورت کے بارے میں فرمایا ہے: **عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.** ابو بصیر نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے فرمایا: خداوند اس سے بالا تر اور بزرگ تر ہے کہ زمین کو عادل امام کے بغیر چھوڑ دے۔

الکلینی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329 ق)، الکافی، ج 1، ص 178، قابل توجہ نکتہ کہ جو اس روایت میں نصب امام کے علاوہ ہے، وہ امام میں صفت عدالت کا ہونا ہے یہ عادل خداوند اپنے بندوں کے لیے عادل امام انتخاب کرتا ہے نہ کہ ہر امام۔ پس اہل سنت کا عقیدہ، کہ ہر امام (اگرچہ عادل نہ ہو) کی پیروی و اتباع لازم و ضروری ہے، امام صادقؑ کے کلام کے مطابق باطل ہو جاتا ہے اور اسی طرح علیم و حکیم خداوند کی طرف سے ظالم اور غیر عادل امام کا نصب ہونا بھی باطل ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگوں پر عادل امام کی پیروی اور اتباع کرنا لازم و واجب ہوتا ہے نہ کہ ظالم و غیر عادل امام کی پیروی و اتباع۔ ائمہ، جانشین خداوند ہوتے ہیں:

امام صادقؑ نے اپنے کلام میں ائمہ اہل بیتؑ کو زمین پر خداوند کے جانشین بیان فرمایا ہے، کیونکہ امام لوگوں کا پیشوا اور راہنما ہوتا ہے، اس لیے خداوند کا جانشین ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ابو بصیر نے امام صادقؑ سے ایسے نقل کیا ہے:

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّتِي يُؤْتَى مِنْهَا وَ لَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ

اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بِهِمْ اَحْتَجَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ.

ابو بصیر نے امام صادقؑ سے ایسے نقل کیا ہے کہ آن حضرت نے فرمایا: اوصیاء (جانشینان) خداوند کے ایسے دروازے ہیں کہ جن سے عطا کیا جاتا ہے اور اگر وہ نہ ہوتے تو کسی کو خدا کی معرفت نہ ہوتی، خداوند نے انکے ذریعے سے لوگوں پر اپنی حجت تمام کی ہے۔

الکلبینی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329 ق)، الکافی، ج 1، ص 193۔

آئمہ کا رسول خداؐ کا جانشین ہونے کے علاوہ، خداوند کی معرفت بھی انکے وجود پر موقوف ہے کیونکہ وہ انوار مقدسہ کامل ترین اور افضل ترین خلق خداوند ہیں۔ آئمہ، خداوند کی صفات مقدسہ کے اعلیٰ ترین اور کامل ترین مظہر ہیں۔

آئمہ امانت الہی ہیں:

ایک روایت میں امام صادقؑ نے امام کی متعدد صفات کو ذکر کیا ہے کہ جو اس موضوع کی اہمیت و عظمت پر واضح دلیل ہے:

عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا خَيْثَمَةُ نَحْنُ شَجَرَةُ النَّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَفَاتِيحُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِعُ سِرِّ اللَّهِ وَ نَحْنُ وَدِيعَةُ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ وَ نَحْنُ حَرَمُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ وَ نَحْنُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَ نَحْنُ عَهْدُ اللَّهِ فَمَنْ وَفَى بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَى بِعَهْدِ اللَّهِ وَ مَنْ خَفَرَهَا فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللَّهِ وَ عَهْدَهُ.

خیثمہ نے بیان کیا ہے کہ امام صادقؑ نے مجھ سے فرمایا: اے خیثمہ ہم نبوت کے درخت، رحمت کا گھر، حکمت کی چابیاں، مرکز علم، محل رسالت، ملائکہ کے آنے جانے کا مقام اور خداوند کے اسرار کی جگہ ہیں، ہم بندوں کے درمیان خداوند کی امانت اور حرم خداوند ہیں، ہم خداوند کی امان اور اسکا وعدہ ہیں، جو ہمارے ساتھ وعدے کی وفا کرے گا، اس نے خداوند کے ساتھ وفا کی ہے اور جو ہمارے ساتھ وعدہ خلافی کرے گا اس نے خداوند کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے۔

الکلبینی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329 ق)، الکافی، ج 1، ص 221، صححہ وعلق علیہ علی أكبر الغفاری،

اطاعت اور شناخت امام:

امام صادقؑ نے ایک طولانی روایت میں اہل بیت کی اطاعت اور شناخت (معرفت) کے لازم و ضروری ہونے کو ایسے بیان فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّى تَعْرِفُوا وَ لَا تَعْرِفُونَ حَتَّى تُصَدِّقُوا وَ لَا تُصَدِّقُونَ حَتَّى تُسَلِّمُوا أَبْوَابَ أَرْبَعَةٍ لَا يَصْلُحُ أُولُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا صَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَ تَاهُوا تَيْهًا بَعِيدًا إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا بِالْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ وَ الْعُهُودِ وَ مَنْ وَفَى اللَّهَ بِشُرُوطِهِ وَ اسْتَكْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَ اسْتَكْمَلَ وَعْدَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطَرِيقِ الْهُدَى وَ شَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ وَ أَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ فَقَالَ وَ إِنِّي لَعَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى وَ قَالَ إِنَّمَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ فَمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مُؤْمِنًا بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ هَبْهَاتِ هَبْهَاتِ فَاتِ قَوْمٌ وَ مَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا وَ أَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَ مَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّذَى وَصَلَ اللَّهُ طَاعَةً وَلِيٍّ أَمَرَهُ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلِيَ اللَّهُ

عليه و آله و طاعة رُسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وَلَاةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ لَا رُسُولَهُ وَ هُوَ الْإِقْرَارُ بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ- خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَ التَّمَسُّوا الْبُيُوتَ الَّتِي أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُزْفَعَ وَ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ فَإِنَّهُ قَدْ خَبَّرَكُمْ أَنَّكُمْ رِجَالٌ لَا تُلْهِيَهُمْ تِجَارَةٌ وَ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَ الْأَبْصَارُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ لِدَلِيلِكَ فِي نُذْرِهِ فَقَالَ وَ إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ تَاهَ مَنْ جَهَلَ وَ اهْتَدَى مَنْ أَبْصَرَ وَ عَقَلَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَ لَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ وَ كَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ وَ كَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يُنْذَرْ اتَّبِعُوا رُسُولَ اللَّهِ ص وَ أَقْرُوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ اتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَى فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ وَ الثَّقَى وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ رَجُلٌ عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنْ أَفْتَضُّوا الطَّرِيقَ بِالتِّمَاسِ الْمَنَارِ وَ التَّمَسُّوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ نَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ.

امام صادقؑ نے فرمایا: تم معرفت کے بغیر صالح نہیں ہو سکتے اور تصدیق کے بغیر معرفت حاصل نہیں کر سکتے اور تسلیم ہونے کے سوا تصدیق نہیں کر سکتے، چاروں (تسلیم و تصدیق و معرفت و صلاح) کو موازنہ کرو تو ان میں سے پہلا، آخری تینوں کے علاوہ مناسب نہیں لگتا، جو ان تینوں کے ساتھ ہو وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور سیدھے راستے سے بہت دور ہو جاتا ہے، خداوند صرف عمل صالح کو قبول کرتا ہے اور شرائط و وعدوں پر عمل کرنے کو قبول کرتا ہے، جو خداوند کے ساتھ شرط پر وفا کرے اور جو کچھ خدا نے اپنے پیمان میں ذکر کیا ہے، اس پر عمل کرے تو وہ بندہ جو خدا کے پاس ہے، اسکو پا لیتا ہے اور خداوند کے وعدوں کو مکمل وفا کے ساتھ حاصل کر لیتا ہے۔

خداوند نے اپنے بندوں کو ہدایت کے راستوں کے بارے میں بتایا ہے اور ان راستوں میں چراغوں کو بھی قرار دیا ہے اور بندوں کو بتایا ہے کہ کیسے ان راستوں پر چلنا ہے اور فرمایا ہے: میں انکو بخشتا ہوں کہ جو توبہ کریں اور عمل صالح انجام دیں اور پھر ہدایت کے راستے پر چلیں، اور فرمایا ہے: خداوند صرف پرہیز کاروں کے اعمال کو قبول کرتا ہے، پس جو خداوند سے اسکے اوامر کے بارے میں ڈرے، وہ رسول خدا پر ایمان کی حالت میں خداوند سے ملاقات کرے گا، افسوس افسوس لوگ ہدایت پانے سے پہلے دنیا سے چلے گئے اور وہ گمان کرتے تھے کہ مؤمن ہیں لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ مشرک تھے، جو بھی دروازے سے گھر میں آئے، وہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جو دروازے کو چھوڑ دے، وہ ہلاک ہو جاتا ہے، خداوند نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ ملایا ہے اور اپنے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ جوڑا ہے، پس جو بھی ولی امر کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس نے خدا اور اسکے رسول کی اطاعت نہیں کی ہے اور جو کچھ خداوند کی طرف سے نازل ہوا ہے کہ فرمایا ہے:

ہر مسجد میں صاف لباس پہنا کرو، اور تمنا کرے اور تلاش کرے ایسے گھروں کی کہ جنہیں خداوند نے بلند قرار دیا ہے اور اسکے نام کو وہاں ذکر کیا جائے کیونکہ خداوند نے تمہیں خبر دی ہے کہ وہ ایسے مردان خدا ہیں کہ جنکو تجارت اور لین دین یاد خدا، نماز قائم کرنے اور زکات دینے سے غافل نہیں کرتا۔

بے شک خداوند نے اپنے امر کے لیے انبیاء کو انتخاب کیا ہے اور فرمایا ہے: ہم نے ہر امت میں بشیر و نذیر کو بھیجا ہے۔ وہ گمراہ ہو گیا کہ جسکو علم نہیں تھا اور جو راستے پر پہنچ گیا وہ عاقل و بصیر ہو گیا۔ روشنی کی تلاش میں رہو اور راستے پر چلو اور غیب میں موجود چیزوں کو طلب کرو تا کہ تمہارا دین کامل ہو اور خداوند پر ایمان لاؤ۔

الکلبی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329 ق)، الکافی، ج2، ص47-48۔

بلند مقام و منزلت امام:

امام و حجت خدا کا مقام و مرتبہ عام انسانوں سے بالا تر ہے کہ یہ امام شناسی کے بارے میں ایک اہم اور قابل توجہ نکتہ ہے۔

ایک روایت میں امام صادقؑ نے امام اور حجت خدا کے مقام و مرتبے کو ایسے بیان فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ صِفَاتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْصَحَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ وَ أَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مِنْهَا جِهَةٍ وَ فَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنٍ يَتَابِعُ عِلْمِهِ فَمَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ وَ جَدَّ طَعَمَ حَلَاوَةَ إِيْمَانِهِ وَ عَلِمَ فَضْلَ طَلَاوَةِ إِسْلَامِهِ لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَصَبَ الْإِمَامَ عِلْمًا لَخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِّهِ وَ عَالَمِهِ وَ أَلْبَسَهُ اللَّهُ تَاجَ الْوَقَارِ وَ غَشَاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ يُمَدُّ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ وَ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِجِهَةِ أَسْبَابِهِ وَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ فَهُوَ عَالِمٌ بِمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَبِسَاتِ الدُّجَى وَ مُعَمَّيَاتِ السُّنَنِ وَ مُشَبَّهَاتِ الْفِتَنِ فَلَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَخْتَارُهُمْ لَخَلْقِهِ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَصْطَفِيهِمْ لِذَلِكَ وَ يَجْتَبِيهِمْ وَ يَرْضَى بِهِمْ لَخَلْقِهِ وَ يَرْتَضِيهِمْ كُلَّمَا مَضَى مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَبَ لَخَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَامًا عِلْمًا بَيِّنًا وَ هَادِيًا نَبِيًّا وَ إِمَامًا قَيِّمًا وَ حُجَّةً عَالِمًا أَيْمَةً مِنَ اللَّهِ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ حُجَّجَ اللَّهُ وَ دُعَاتُهُ وَ رِعَاتُهُ عَلَى خَلْقِهِ يَدِينُ بِهِدْيِهِمُ الْعِبَادُ وَ تَسْتَهْلُ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ وَ يَنْمُو بِبَرَكَتِهِمُ التَّلَادُ جَعَلَهُمُ اللَّهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَ مَصَابِيحَ لِلظَّلَامِ وَ مَفَاتِيحَ لِلْكَلَامِ وَ دَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ جَرَتْ بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَلَى مَحْتَوِمِهَا فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُتَنَجِّبُ الْمُرْتَضَى وَ الْهَادِي الْمُتَنَجِّجِي وَ الْقَائِمُ الْمُتَرَجِّجِي اضْطَفَاهُ اللَّهُ بِذَلِكَ وَ اضْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي الدَّرِّ حِينَ ذَرَاهُ وَ فِي الْبَرِيَّةِ حِينَ بَرَاهُ ظَلًّا قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مَحْبُورًا بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ وَ انْتَجَبَهُ لَطْهَرُهُ بَقِيَّةً مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ خَيْرَةً مِنْ ذُرِّيَّةِ نُوحٍ وَ مُصْطَفَى مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ سُلَالَةً مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَ صَفْوَةً مِنْ عِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمْ يَزَلْ مَرْعِيًّا بَعَيْنِ اللَّهِ يَحْفَظُهُ وَ يَكْلُوهُ بِسِرِّهِ مَطْرُودًا عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودُهُ مَذْفُوعًا عَنْهُ وَ قُوبُ الْغَوَاسِقِ وَ نُفُوثُ كُلِّ فَاسِقٍ مَصْرُوفًا عَنْهُ قَوَارِفُ الشُّوءِ مُبْرَأً مِنَ الْعَاهَاتِ مَحْجُوبًا عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُومًا مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُونًا عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا مَعْرُوفًا بِالْحِلْمِ وَ الْبِرِّ فِي يَفَاعِهِ مَنْسُوبًا إِلَى الْعَفَافِ وَ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ عِنْدَ انْتِهَائِهِ مُسْنَدًا إِلَيْهِ أَمْرٌ وَ الْإِزَادَةُ مِنَ اللَّهِ فِيهِ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَ بَلَغَ مُنْتَهَى مُدَّةِ وَالِدِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَضَى وَ صَارَ أَمْرُ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَدَهُ دِينَهُ وَ جَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَ قَيِّمَهُ فِي بِلَادِهِ وَ أَيْدَهُ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمُهُ وَ أَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عِلْمًا لَخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَ الْقَيِّمَ عَلَى عِبَادِهِ رَضِيَ اللَّهُ بِهِ إِمَامًا لَهُمْ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَحْبَاهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضَهُ وَ حُدُودَهُ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ تَخْيِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَ الشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَ الْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عَ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالَمِ إِلَّا شَقِيٌّ وَ لَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَ لَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللَّهِ جَلَّ وَ عَلَا.

امام صادقؑ نے آئمہ کی صفات کے بارے میں اپنے ایک خطبے میں بیان فرمایا: بے شک خداوند نے اہل بیت کے آئمہ ہدی کے ذریعے سے اپنے دین کو ظاہر کیا اور اپنے علم کو واضح کیا اور انکے لیے علم باطنی کے چشموں کو جاری کیا، محمدؐ کی امت میں سے جو بھی اپنے امام کے واجب حق کی معرفت حاصل کرے تو اس نے اپنے ایمان

کی شرینی اور لذت کو پا لیا ہے کیونکہ خداوند نے امام کو اپنی مخلوق کی امامت کے لیے معین کیا ہے اور اسے ان پر حجت قرار دیا ہے اور اپنے عزت و وقار کا تاج اسکے سر پر رکھا ہے اور خداوند امام کی معرفت کے بغیر بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا، خداوند نے ہمیشہ آئمہ کو اپنی مخلوق کی راہبری کے لیے نسل امام حسینؑ سے انتخاب کرتا اور پسند کرتا ہے، جب بھی ایک امام دنیا سے چلا جاتا ہے تو خداوند اسکی اولاد میں سے امام اور حجت کو بندوں کے لیے نصب کرتا ہے، وہ امام خدا کی طرف سے پیشوا ہے، حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اور حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے،

خداوند نے اپنے علم غیب اور حکمت کو اسے عطا کیا ہے اور اسے اسکی طہارت کی وجہ سے امام و حجت انتخاب کیا ہے، حضرت آدم سے باقی بچنے والی خلافت، امام تک پہنچی ہے اور وہ امام اولاد نوح میں سے بہترین فرزند ہے، وہ خاندان ابراہیم اور نسل اسماعیل اور رسول خدا کی عترت سے انتخاب ہوا ہے، خداوند نے ہمیشہ امام کی سرپرستی کی ہے اور اپنے حجاب سے اسکی حفاظت فرمائی ہے اور شیطان اور اسکے لشکر کے حیلوں سے اسے دور کیا ہے، جادوگروں کے جادو اور بلاؤں کو بھی اس امام سے دور کیا ہے، امام تمام آفات، لغزشوں اور تمام برے کاموں سے محفوظ اور معصوم ہے۔

امام نور کے ساتھ جاہل انسانوں کی سرگردانی اور اہل جدل کی باتوں کے سامنے عدل کے ساتھ قیام کرتا ہے، حالانکہ واضح حق کے ساتھ روشن بیان امام کے ساتھ تھا اور امام نے اپنے نیک و صالح آباء و اجداد کی راہ پر قدم رکھا ہے، پس ایسے امام کے حق کو سوائے بد بخت انسان کے کوئی پامال نہیں کرتا اور اسکے حق کا صرف گمراہ انسان انکار کرتا ہے اور خدا کا نافرمان بندہ، اسکے ساتھ بد عہدی کرتا ہے۔

الکلینی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329 ق)، الکافی، ج 2، ص 203-205۔

عصمت:

معصوم ہونا یہ امام کی اصلی ترین اور اہم ترین صفات میں سے ہے۔ امام صادقؑ نے امام و عصمت کو لازم و ملزوم کہا ہے، جیسا کہ امام نے فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ صِفَاتِهِمْ ... فَإِلَامَامٌ هُوَ الْمُتَنَجِّبُ الْمُرْتَضَى وَ الْهَادِي الْمُتَنَجِّي وَ الْقَائِمُ الْمُرْتَجَى اصْطَفَاهُ اللَّهُ بِذَلِكَ وَ اصْطَنَعَهُ عَلَيَّ عَيْنِهِ ... لَمْ يَزَلْ مَرْعِيًّا بِعَيْنِ اللَّهِ يَحْفَظُهُ وَيَكْلُوهُ بِسِتْرِهِ مَطْرُوداً عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ مَذْفُوعاً عَنْهُ وَقُوبُ الْعَوَاسِقِ وَ نُفُوثُ كُلِّ فَاسِقٍ مَضْرُوباً عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ مُبْرَأً مِنَ الْعَاهَاتِ مَحْجُوباً عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُوماً مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُوناً عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا مَعْرُوفاً بِالْجَلَمِ وَالْبِرِّ فِي يَفَاعِهِ مَنْسُوباً إِلَى الْعَفَافِ وَالْعِلْمِ وَالْفَضْلِ.

امام صادقؑ نے فرمایا: پس امام وہی منتخب شدہ، پسندیدہ، رہبر، محرم اسرار اور امید دینے والا ہے کہ جس نے خداوند کے حکم سے قیام کیا ہے۔ خداوند کی ہمیشہ امام کی طرف توجہ ہے، خداوند امام کی حفاظت اور حمایت کرتا ہے، شیطان اور اسکے لشکر کے داموں اور حیلوں سے دور ہے۔۔۔ امام گناہ سے معصوم ہے اور ہر طرح کی بے حیائی سے محفوظ ہے، امام ہر جگہ بردباری اور نیکی کرنے والا مشہور ہوتا ہے اور شرم و حیا، علم و فضل سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ الکلینی الرازی، أبو جعفر محمد بن یعقوب بن إسحاق (متوفی 328 ہ)، الأصول من الکافی، ج 1، ص 203 - 204، ناشر: اسلامیہ، تہران، الطبعة الثانية، 1362 ہ۔ ش۔

نتیجہ:

امام صادقؑ کے نورانی کلام میں معرفت اور شناخت امام معصوم کو بیان کیا گیا۔ اس تحریر میں امام معصوم کی اہم ترین صفت جو امام صادقؑ سے روایات کی روشنی میں بیان کی گئی، وہ علم اور عصمت امام معصوم ہے۔